سوال

(376)وقف کے متولی کی شروط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مقدمہ وراثت میں چند اشخاص منصف قرار پائے ہیں جس میں ترکہ کا چہارم حصہ بوصیت مورث وقف کیا جانا واسطے تعلیم علوم دینیہ کے بشہادت ورثہ ثابت ہوا ہے بانی کا بیٹا چاہتا ہے کہ میں ہی اس وقف کا متولی مقرر کیا جاؤں مگر منصفوں کو اس کے متولی وقف ہونے کی صورت میں شبہ ہے کہ وہ اچھی طرح اس منصب کو پورا نہیں کرے گا کیونکہ وہ عالم نہیں ہے اور احکام شرعیہ بھی پوری طرح نہیں برتتا۔ اس صورت میں بانی کا لڑکا متولی مقرر کیا جائے یا منصفوں کو اس کا حق ہے کہ اس وقف کا ایسے شخص کو متولی مقرر کریں جو اس وقف کی پوری حفاظت کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں بانی کا بیٹا متولی وقف نہیں مقرر کیا جاسکتا کئی وجوں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ تولیت کا طالب ہے اور تولیت کا طالب صالح تولیت نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ احکام شرعی نہیں برتتا اور ایسا شخص فاسق ہے اور فاسق بھی صالح تولیت نہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ متولی ایسے شخص کو ہونا چاہیے جو اپنے منصبی کام کرنے میں عاجز نہ ہو اور جو شخص کہ عالم نہیں ہے وہ تعلیم علوم کی نگرانی نہیں کرسکتا فتاوی عالمگیری (504/2)چھاپہ کلکتہ) میں ہے

"الصالح للنظر من لم یسأل الولایة للوقف ولیس فیه فسق یعرف ہکذا فی فتح القدیر"

(وقف شدہ چیز کا نگران وہی شخص مناسب ہے جو اس کی ولایت کا خود سوال نہیں کرتا اور اس میں معروف و مشہور رفیق بھی نہ ہو۔ فتح القدیر میں ایسے ہی ہے) درمختار (419/3)چھاپہ مصر) میں ہے "قالوا: من طلب التولیة علی الوقف لایعطی له" (انھوں نے کہا ہے کہ جو وقف کی تولیت کا طالب ہے اسے یہ تولیت نہ سونپی جائے) "درمختار مع ردالمختار" (419/3) میں ہے:

"(وینزع) وجوبا بزازیه (لو) الواقف درد فغیرہ بالاولی (غیر مومون) او عاجزا"

(وجوباً اس سے چھین لیا جائے گا (بزازیہ) اگرچہ وہ واقف ہی ہو (درد) لہٰذا دوسرا کوئی شخص تو زیادہ اس لائق ہے (کہ اس سے یہ منصب چھین لیا جائے) خصوصاً جب وہ غیر مامون (اس کو ٹھیک طرح ادا کرنے سے) عاجز ہو) اس صورت میں منصفوں کو حق ہے بلکہ ضرور ہے کہ اس وقف کا کسی ایسے شخص کو متولی مقرر کریں جو عالم اور دیانت دار ہو اور اس کام کے ادا کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہو اور شرعی احکام پوری طرح برتتا ہو۔ اگر منصف لوگ ایسا نہ کریں گے یعنی لائق کو متولی مقرر نہ کریں گے اور نالائق مقرر کریں گے۔ تو ان کی یہ

کاروائی شرعاً صحیح نہ ہوگی اور گنہگار بھی ہوں گے۔ "ردالمختار"(421/3) میں ہے۔

"وفي آخر الفن الثالث من الاشباه اذا ولی السلطان مدرسا لیس باہل لم تصح تولیتہ"

("الاشباہ" کے فن ثالث کے آخر میں ہے کہ جب سلطان کسی نااہل مدرس کو متعین کردے تو اس کی تولیت درست نہ ہوگی) نیز اسی میں ہے۔

"وصرح البزازي بان السلطان اذا اعطیٰ غیر المستحق فقد ظلم بمنع المستحق واعطاء غیر المستحق"[1]

(بزاری نے یہ صراحت کی ہے کہ جب سلطان کسی غیر مستحق کو (عطیہ و منصب وغیرہ) دے تو اس نے مستحق سے روک کر اور غیر مستحق کو دے کر ظلم کیا)

---

[1]۔ الدرالمختار(421/4)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ:590

محدث فتویٰ